

جونیک عملی کی جزا پائیں گے، لیکن دیدار کے آرزو مند بہشت سے کوئی سرکار نہ رکھیں گے اور دیدار ہی کے منتظر رہیں گے۔ ان کی تعداد حسنِ عمل کی جزا پانے والوں سے بہت زیادہ ہوگی۔

۱۰۔ شرح : اے غالب ! تم کس مُنہ سے بے وطنی کی شکایت کر رہے ہو؟ کیا تمہیں یاد نہیں کہ وطن کے دوستوں اور رفیقوں نے کیسی بے مہری سے کام لیا اور تمہاری قدر و منزلت پہچاننے سے کس درجہ غفلت برتی۔

وطن سے محبت اہل وطن کی مہربانی، قدر شناسی اور ہمدردی کی بنا پر ہے۔ جہاں یہ چیزیں ناپید ہوں، وہاں وطن اور بے وطنی میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ مرزا غالب بھی بے وطنی کی شکایت اسی بنا پر بھیجا قرار دیتے ہیں کہ یارانِ وطن سے بے مہری کے انتہائی صدمے اٹھا چکے ہیں۔

دیوانِ غالب کا جو نسخہ شیرانی مرحوم نے فراہم کیا تھا، اس کے حاشیے کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ غزل بھی باندہ میں کہی گئی تھی، جب مرزا غالب کلکتہ جاتے ہوئے باندہ میں ٹھہرے تھے اور اغلب ہے، وہاں کے کسی مشاعرے میں پڑھی گئی ہو، لہذا مقطع کی مناسبت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

۱۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

• اپنی فزاعِ حوصلگی اور اس کے ساتھ شرافتِ نفس کا

اظہار ہے۔ یعنی میں جو دونوں

جہان لے کر خاموش رہا، اس

کا سبب یہ نہیں تھا کہ میں ان

پر قانع ہو گیا، بلکہ مجھے کو زیادہ

دونوں جہان دے کے، وہ سمجھے، یہ خوش رہا

یاں آپڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے

تیرا پتا نہ بتائیں تو ناچار کیا کریں؟

کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہلِ بزم؟

ہو غم، ہوا گراں تو غمِ خواہ کرا کر